Osaka University Knowledge Archive

Title	جاپانی طلبا کو اردو بول چال سکھانے کے تجربات اور تجاویز
Author(s)	Tahir, Marghoob Hussain
Citation	外国語教育のフロンティア. 2018, 1, p. 247-251
Version Type	VoR
URL	https://doi.org/10.18910/69794
rights	
Note	

Osaka University Knowledge Archive : OUKA

https://ir.library.osaka-u.ac.jp/

Osaka University

جاپانی طلبا کو اردو بول چال سکھانے کے تجربات اور تجاویز

日本人学生を対象としたウルドゥー語会話教育の経験と提案

TAHIR, Marghoob Hussain

要約

筆者は1988年以降、パキスタンのパンジャーブ大学において外国人に対するウルドゥー語教育を約25年間担当してきたが、その中には日本人学生も含まれていた。様々な国からの留学生のなかで、日本人学生は特徴的であった。その経験から、日本人学生にウルドゥー語を教育する場合、日本人の性格を理解することが肝要であると考える。

例えば、ウルドゥー語会話を教育する場合、日本人は返答に時間を要し、どうしても答えねばならないときは、可能な限り簡潔な会話をしようとする。また、教員が何か質問をした場合、たとえその答えが理解できていても、挙手して回答する日本人は少ない。これは、日本人が他人の中で目立つことを好まないという性格に起因しているものと思われる。そこで、日本人には別の手法で会話を教育することが必要となる。

まず日本人は、日本語にないウルドゥー語固有の音声の発音について繰り返し練習させることで、まず教室内で、教員を前にして話す自信をつけさせる。次に、会話の実践においては、教科書的な会話の質疑よりも、実践的な会話の練習を導入することが良いと思われる。すなわち、教員が、同僚の日本人教員に尋ねるような質問を、学生に投げかけるのである。可能な限り他人を手伝い、協力するのは日本人の性格の一部であり、日本社会においてこれは義務のように感じられる。そこで、教員が「休日に日本の歴史的な場所を訪ねたいが、どこに行けばいいか教えてほしい」と尋ねれば、学生は話し合った後で「京都」だと答える。そこで「京都で何を見ればいいか」と尋ねると、さらに話し合い場所を答える。その後、その場所に行く方法を訪ねると、学生は辞書を開き、説明しようとする。この段階に入ると、学生は授業として会話をしている気持ちを忘れ、他人を助けるために自然に会話しようとするのである。

パキスタンにおける婚礼などの儀礼、歴史や文化について説明した後で、日本の文化について尋ねると、その答えを懸命に探そうとする。この時、学生は文法的な過ちを犯してしまうが、まずは話そうとする意欲を大切することが重要である。また、クラスにウルドゥー語会話のできる学生が現れると、他の学生はその学生を通して教員の話していることを理解しようとする傾向がある。学生全員に話す機会を与えることは当然だが、留意すべき点である。日本人学生は会話よりも読み書きを得意とする傾向があることから、SNSなどを通して、作文による会話を進めることも今後は必要となろう。

日本人は会話の際に用いた語彙を、その場ではうまく運用するものの、その語彙を覚える、ということが少ない印象を受ける。会話の実践では、同じ語彙を何度も用いることで、その語彙を覚えさせることも重要である。

キーワード：ウルドゥー語教育、ウルドゥー語会話

۱۹۸۸ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور، پاکستان میں پہلی مرتبہ مجھے غیرملکی طالب علموں کو اردو زبان کی تدریس کا موقع ملا۔ اس کلاس میں کئی ممالک کے طالب علم تھے۔ ان میں کچھ جاپانی طالب علم بھی تھے۔ پاکستان میں غیرملکیوں کی تدریس کا یہ سلسلہ تقریباً ۲۵ سال جاری رہا۔ اس دوران میں صرف جاپانی طلبا کے کچھ وفود کو مختصر وقفے کے کچھ کورسز پڑھانے کا بھی اتفاق ہوا۔

اردو تدریس کے اس زمانے میں مجھے محسوس ہوا کہ جاپانی طالب علم اور دوسری قوموں کے طالب علموں میں فرق ہے۔ ویسے تو ہر ملک اور قوم کے افراد کا مزاج اکثر دوسری اقوام کے افراد سے مختلف ہوتا ہے لیکن جاپانی طالب علموں کے مزاج اور رویوں کا فرق زیادہ واضح تھا۔ میں نے اس فرق کا خصوصی طور پر مشاہدہ کیا اور اس کے عوامل و محرکات کو بھی سمجھنے کی کوشش کی۔

۲۰۱۴ء میں اردو زبان و ادب کی تدریس کے لیے میرا تقرر اوساکا یونیورسٹی جاپان کے شعبہ اردو میں ہوا تو مجھے جاپانی قوم اور جاپانی طالب علموں کے مزید قریب آنے اور ان کو سمجھنے کا موقع ملا۔

تدریس کے اس طویل تجربے اور مشاہدے سے مجھے اندازہ ہوا کہ ایک استاد کے لیے لازمی ہے کہ وہ جاپانی طالب علموں کی تدریس کے دوران جاپانی طالب علموں کے مزاج، رویوں، نفسیات اور ان کی ثقافت کو ہر وقت مدنظر رکھے۔

جاپانی طالب علموں کو ''بول چال'' اور ''گفتگو'' کی مشق کراتے ہوئے عام اور مروّجہ طریقے زیادہ سودمند ثابت نہیں ہوتے یا ان کے نتائج سامنے آنے میں زیادہ عرصہ لگتا ہے۔ جاپانی طالب علم عام طور پر کم گو اور شرمیلے ہوتے ہیں۔ خاص طور پر کسی اجنبی سے بات کرتے ہوئے یہ جھجھک اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اوّل تو جاپانی طالب علم کلاس میں بولنے سے اور سوال پوچھنے سے احتراز کرتے ہیں اور اگر مجبور ہو جائیں تو مختصر سے مختصر الفاظ میں جلد از جلد نگاہیں جھکا کر اپنی بات مکمل کرنا چاہتے ہیں۔ اگر استاد کوئی سوال پوچھے تو جاپانی طالب علم کو جواب آتا ہو تب بھی وہ ہاتھ اٹھا کر یا کسی اور انداز میں یہ ظاہر نہیں کرتا کہ وہ جواب سے آگاہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جاپانی قوم اور جاپانی طالب علم خودنمائی کے رویوں کو پسند نہیں کرتے۔

ایسی قوم کے طالب علم کو ''بول چال'' کے طریقے سکھانے اور گفتگو پر مائل کرنے کے لیے مختلف طریقے اپنانا پڑتے ہیں۔

جاپانی طالب علم گفتگو کے دوران بعض آوازوں کی ادائیگی سہولت سے نہیں کر پاتے۔ اس لیے جب بول چال کے جملے اور طریقے سکھانے کا آغاز کریں تو پہلے ان آوازوں کی مشق ضرور کروانی چاہیے۔ مثلاً خ، ڑ، ژ، غ وغیرہ کی مشق کے لیے ایسے الفاظ جن میں یہ حروف شامل ہوں بورڈ پر لکھ کر ان کا تلفظ اور آواز کی ادائیگی کا طریقہ سمجھایا جائے اور استاد کے ساتھ طالب علم بلند آواز سے ان الفاظ کو دہرائیں۔ استاد کے ساتھ ساتھ یا اس کو سن کر الفاظ اور جملوں کی ادائیگی سے طالب علموں کو ان آوازوں کی ادائیگی کی مشق بھی ہو جاتی ہے اور کلاس میں استاد کے سامنے بولنے کا تجربہ ان میں اعتماد بھی پیدا کرتا ہے۔

بول چال کی تدریس کے وقت نصابی اور کتابی سوال و جواب کے مقابلے میں قدرتی اور فطری انداز زیادہ مفید اور مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ استاد کو چاہیے کہ وہ جو باتیں اپنے رفقائے کار اور دوستوں سے پوچھتا ہے اور ان سے رہنمائی حاصل کرتا ہے ان میں سے کچھ اپنے طالب علموں سے بھی پوچھے۔

دوسروں کی مدد کرنا، تعاون کرنا اور جہاں تک ممکن ہو رہنمائی کرنا جاپانی قوم کے مزاج کا حصّہ ہے اور جاپانی ثقافت میں یہ عمل ایک فریضے کا سا درجہ رکھتی ہے۔ میں نے اپنے طالب علموں سے کہا کہ میں اتوار کو چھٹی کے دن جاپان کے کسی اہم تاریخی یا تفریحی مقام پر جانا چاہتا ہوں۔ آپ لوگ رہنمائی کیجیے اور مشورہ دیجیے۔

طالب علموں نے آپس میں گفتگو کی اور مجھے کہا آپ ''کیوتو'' جائیں۔ میں نے پوچھا وہاں دیکھنے کی کیا چیز ہے۔ تمام طالب علموں نے لغت کھول کر اور آپس میں گفتگو کر کے مجھے بتانے کی کوشش کی۔ میں نے کہا کہ اپنے گھر سے وہاں تک پہنچنے کے لیے مجھے کوئی طریقہ بتائیے۔ تمام طالب علموں نے پھر اپنی ڈکشنریاں کھول لیں، انٹرنیٹ سے مدد لی اور ایک دوسرے سے گفتگو کر کے مجھے سمجھانے اور رہنمائی کرنے کی کوشش کی۔ وہ یہ بھول گئے کہ وہ کلاس میں بیٹھے ہیں اور کوئی زبان سیکھنے یا بول چال کی مشق کر رہے ہیں۔ سارے طالب علموں کے دماغ میں ایک ہی بات تھی کہ انھوں نے استاد کی مدد اور رہنمائی کرنا ہے۔ طالب علم جاپانی الفاظ کا اردو میں متبادل لفظ تلاش کرتے اور پھر مجھے سمجھانے کی کوشش کرتے۔ کبھی کبھی سمجھاتے ہوئے انگریزی کے الفاظ بھی استعمال کر لیتے لیکن اس وقت بہت دلچسپ صورت حال پیدا ہوتی جب کوئی طالب علم فطری طور پر بولتے ہوئے جاپانی الفاظ بھی بولتا اور پھر سب ہنستے کیونکہ ان کو علم تھا کہ مخاطب کو جاپانی لفظ کا مطلب پتہ نہیں ہے۔ اس کے بعد اس لفظ کا پھر اردو میں معنی تلاش کرتے اور مجھے بتاتے۔ میں نے محسوس کیا کہ ایک ہی دن میں طالب علم مجھ سے زیادہ قریب ہو گئے ہیں۔ اجنبیت کم ہوئی ہے اور جھجک بھی ختم ہوتی جا رہی ہے۔

اس انداز کو طریقۂ تدریس کے طور پر اپنا کر طالب علموں کو مختلف النوع موضوعات پر گفتگو کے لیے آمادہ کیا جا سکتا ہے۔ پاکستان میں شادی کی تقریب، رسومات اور تہواروں کے بارے میں تفصیل بتا کر جب میں نے طالب علموں سے جاپان میں شادی کے طریقے اور تہواروں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے بہت دلچسپی سے مجھے جاپان کی تہذیب، ثقافت اور رسوم و رواج کے متعلق تفصیلات سے آگاہ کرنے کی کوشش کی۔ اس طریقِ تدریس کے دوران طالب علم پوری توجہ سے میری بات اور سوالات سننے اور سمجھنے کی کوشش کرتے اور پھر اپنے تمام وسائل اور

صلاحیتوں کو استعمال کر کے پورے خلوص اور دلجمعی کے ساتھ ان کے جوابات دیتے اور یہ کوشش بھی کرتے کہ ان کی بات پوری طرح واضح اور قابلِ فہم ہو جائے۔ اس طرح بہت جلد اظہار اور ابلاغ کے وہ مسائل حل ہونے لگے جن کا سامنا دو مختلف زبانیں بولنے والوں کو گفتگو کے دوران عام طور پر کرنا پڑتا ہے۔ ایک مرتبہ جھجک دور ہو گئی تو عام زندگی کے موضوعات کے علاوہ ادب، تاریخ اور تہذیب کے حوالے سے بھی طالب علموں نے گفتگو شروع کر دی۔ ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ طالب علم جب بولنا شروع کرتے ہیں تو قدرتی طور پر ان کی گفتگو میں زبان و بیان،قواعد اور تذکیر و تانیث وغیرہ کی بہت غلطیاں ہوتی ہیں۔ ابتدائی مرحلے میں استاد کو چاہیے کہ وہ ہر غلطی پر گرفت کرنے اور ہر غلطی کی اصلاح کرنے کے بجائے طالب علموں کی حوصلہ افزائی کرے تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ بولنے پر مائل ہوں اور گفتگو کی کوشش کریں۔

اگر شروع میں ہی استاد طالب علموں کی ہر غلطی کی نشاندہی کرے تو طالب علم کا حوصلہ ٹوٹ جاتا ہے۔ جاپانی طالب علموں کا مزاج ایسا ہے کہ وہ پوری کوشش کرتے ہیں کہ ان سے کوئی غلطی سرزد نہ ہو بلکہ یہ رویہ اتنا پختہ ہو چکا ہے کہ اپنی غلطیوں اور خامیوں کے دوسروں کے سامنے آشکار ہونے اور نشاندہی ہو جانے سے کچھ خوف زدہ سے محسوس ہوتے ہیں۔اس لیے استادکو چاہیے کہ وہ زبان و بیان اور گرامر کی اغلاط کی اصلاح طالب علموں کی تحریروں کے ذریعے کرے۔ جس موضوع پر گفتگو کی جائے طالب علموں سے کہا جائے کہ وہ اس موضوع پر کچھ جملے تحریر کریں یا گھر سے لکھ کر لائیں۔ تحریر میں ان خامیوں کی نشاندہی کر کے اصلاح کر دی جائے تو طالب علموں کو اپنی غلطیوں کا علم ہو جاتا ہے اور وہ اس کی اصلاح کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس طرح انھیں اپنی غلطیوں کی وجہ سے دوسرے طالب علموں کے سامنے شرمندگی کا احساس نہیں ہوتا۔

یہ بھی ایک عام بات ہے کہ ہر کلاس میں دو تین طالب علم ایسے ہوتے ہیں جن کی استعداد دوسرے طالب علموں سے زیادہ ہوتی ہے اور حافظہ بھی بہتر ہوتا ہے۔ ایسے طالب علم بات کو جلد سمجھ لیتے ہیں اور ذہن نشین کر لیتے ہس۔ اس لیے ان میں اعتماد زیادہ ہوتا ہے اور قدرتی طور پر انھیں بولتے ہوئے جھجھک بھی کم ہوتی ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ طالب علم جلد ممیّز ہو جاتے ہیں۔ زیادہ تر سوالات کا جواب وہی طالب علم دیتے ہیں کسی مسئلے پر کلاس کے طالب علم گفتگو کے بعد جو بات استاد کو بتانا چاہتے ہیں اس کے لیے یہی طالب علم کلاس کے دوسرے طالب علموں کی ترجمانی کرتے ہیں۔ باقی طالب علم خاموش رہتے ہیں اور استاد کے کسی سوال کا جواب دینے سے پہلے ان ہی طالب علموں کی طرف دیکھتے ہیں یا ان سے مخاطب ہو کر اپنا مافی الضمیر بیان کرتے ہیں کہ وہ بہتر انداز میں استاد کو جواب دیں۔

استاد کے لیے بہت ضروری ہے کہ وہ کلاس کے باقی طالب علموں کو ان طالب علموں کے حصار سے نکالے اور ہر طالب علم سے فرداً فرداً گفتگو کرنے کی کوشش کرے کسی طالب علم کے پاس جا کر براہِ راست اس سے سوال پوچھے۔ اسے بولنے پر مائل کرے اس کی حوصلہ افزائی کرے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ طالب علم سے کوئی سوال پوچھا جائے تو وہ خاموش رہتا ہے۔ یہ محسوس ہوتا ہے کہ اس طالب علم کو سوال کا جواب نہیں آتا۔لیکن اس طالب علم

کو کچھ وقت دینا چاہیے۔ استاد کو چاہیے کہ وہ انتظار کرے کیونکہ طالب علم کچھ دیر سوچ کر اپنے خیال کے لیے الفاظ منتخب کرتا ہے۔ اپنے ذہن میں جملہ ترتیب دیتا ہے اور پھر بولنے کی کوشش کرتا ہے۔ طالب علموں کے ذہن میں یہ تأثر قطعاً پیدا نہیں ہونا چاہیے کہ استاد چند مخصوص طالب علموں کو زیادہ اہمیت دے رہا ہے۔

اس کے علاوہ یہ اہتمام بھی کرنا چاہیے کہ طالب علم کلاس روم سے باہر بھی استاد سے رابطہ کر کے رہنمائی حاصل کر سکیں۔ بعض طالب علم کلاس روم میں بولتے ہوئے بہت زیادہ شرم اور جھجھک محسوس کرتے ہیں۔ لیکن کلاس روم سے باہر وہ اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ استاد سے گفتگو کرتے ہوئے زیادہ سہولت اور اعتماد سے بات کرتے ہیں۔ طالب علموں سے یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ وہ کسی تاریخی یا تفریحی مقام پر استاد کے ساتھ جانے کا پروگرام بنائیں یا کسی تہوار کی تقریب میں استاد کے ساتھ شریک ہوں۔ اس طرح طالب علموں کو زیادہ بے تکلفی کے ساتھ استاد سے بات چیت، گفتگو اور سوال و جواب کا موقع ملتا ہے۔ اس دورے کے دوران میں استاد کو چاہیے کہ وہ موسم، مقامات، اشیاء، لباس، قدرتی مناظر، مختلف اشیاء وغیرہ کے بارے میں طالب علموں سے سوالات پوچھتا رہے اور جہاں طالب علموں کو مشکل پیش آئے وہاں ان کو اسماء افعال اور جملوں میں ان کے استعمال کا طریقہ بھی سمجھاتا رہے۔

بول چال کی تدریس کے بعد مشق کے لیے انٹرنیٹ اور موبائل فون کا استعمال بھی مفید ثابت ہوتا ہے۔ جاپانی طالب علم بولنے کے مقابلے میں لکھنا زیادہ آسان اور سہل سمجھتے ہیں۔ اس لیے طالب علموں سے کہا جائے کہ اگر ان کو گھر میں اردو کی مشق کرتے ہوئے کوئی دقت یا مسئلہ درپیش ہو تو وہ استاد کو ای میل کر کے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں یا کسی مشکل کے بارے میں موبائل فون پر پیغام Massage بھیج سکتے ہیں۔ ابتدا میں ای میل یا پیغام میں بھی بہت سی اغلاط ہوں گی۔ ان کو اس سطح پر نظر انداز کرنا چاہیے یا احسن طریقے سے سوال کی زبان کی اصلاح کی طرف متوجہ کر کے اس طرح جواب دینا چاہیے کہ طالب علم کی حوصلہ افزائی ہو اور وہ مزید سولات پوچھ سکے۔

آخر میں سب سے اہم بات جو استاد کو ذہن میں رکھنا چاہیے یہ ہے کہ جاپانی طالب علم کئی الفاظ، افعال اور ان کو مختصر جملوں میں استعمال کرنا جلد سیکھ لیتے ہیں لیکن دوسرے الفاظ سیکھتے ہوئے اور تدریس کے دوسرے موضوعات کی تعلیم حاصل کرتے ہوئے وہ بہت جلد بول چال کے جملے اور عام استعمال کے الفاظ کے معانی یاد نہیں رکھ سکتے۔ اس لیے صرف ایک بار سمجھانے اور مشق کرانے سے طالب علموں میں گفتگو کی اہلیت اور صلاحیت پیدا نہیں ہوتی۔ اس لیے تکرار اور بار بار دہرانا بہت ضروری ہے۔ یہ کوشش کی جانی چاہیے کہ ہر کلاس میں روزانہ ابتدا میں کچھ وقت طالب علموں سے گفتگو کی جائے۔

میرا تجربہ ہے کہ اگر استاد اپنے جاپانی طالب علموں میں زبان سے دلچسپی اور سیکھنے کا شوق پیدا کرنے اور ان کی اجنبیت اور جھجھک دور کرنے میں کامیاب ہو جائے تو بہت جلد بہت حیران کن نتائج سامنے آتے ہیں۔

ڈاکٹر مرغوب حسین طاہر